Name: Attia Altaf.
Subject: Islamic Study

سوال نمبر 1:

عہد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں قیام امن کے لیے جو معاہدات ہوئے ان کے فریقین کا تعین کرتے ہوئے ان کے مندرجات کو زیر بحث لائیں۔

تعارف:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں امن کے سب سے بڑے داعی تھے۔ چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر امن وسلامتی تھے اسلام کا مقصد دنیا میں امن و آشتی کا درس دینا ہے۔ اور یہی مشن پیغمبر اسلام کا بھی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کے متحارب قبائل (اوس و خزرج) کے درمیان صلح کروائی۔ مہاجرین مکہ اور انصار مدینہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔ اسی طرح یہود سے میثاق مدینہ کے ذریعے آپ نے مصالحت پسندی اختیار کی۔ صلح حدیبیہ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سخت شرائط کے باوجود صلح کو ترجیح دی۔ اسی طرح فتح مکہ کو دنیا کی سب سے امن پسند جنگ کہا جاتا ہے۔ جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کو معاف کر دیا حتیٰ کہ اپنے جانی دشمنوں کو بھی جنہوں نے مکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جینا دوبھر کر دیا تھا۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سفارت کاری کے ذریعے دنیا میں امن قائم کرنے کی کوشش کی اور اس مقصد کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کے مختلف رہنماؤں اور بادشاہوں کو خطوط بھی لکھے اور اسلام و توحید کی طرف بلایا۔

عہد نبوی میں امن کے لیے معاہدات

① میثاق مدینہ:-

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کے وقت مدینہ کی آبادی چار عناصر پر مشتمل تھی۔

(i) انصار، یعنی مدینہ کے مقامی مسلمان جو اوس اور خزرج قبیلوں سے تعلق رکھتے تھے۔

(ii) مہاجرین، جو کہ مکہ سے ہجرت کر کے یہاں پہنچے تھے۔

(iii) منافقین جن کا سرغنہ عبداللہ بن ابی سلول تھا۔ جس کو اہل مدینہ اپنا بادشاہ بنانے والے تھے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ پہنچ گئے۔

(iv) یہود جنہیں دکھ تھا کہ بنی اسرائیل کے بجائے بنی اسماعیل سے نبی کیوں مبعوث ہوا۔

مدینہ کی آبادی بنیادی طور پر چار مذکورہ بالا عناصر پر مشتمل تھی۔ لیکن اہل مدینہ بہت سے گروہوں میں منقسم تھے۔ اکثر باہم لڑتے جھگڑتے رہتے تھے۔ بلکہ لڑ لڑ کر تھک چکے تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ پہنچنے کے چند ماہ بعد اہل مدینہ کو ایک سیاسی وحدت میں پرو دیا۔ مدینہ کو ایک چھوٹی سی شہری ریاست کی شکل عطا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحیفہ نافذ کیا جو یہاں میثاق مدینہ کے نام سے معروف ہے۔

(i) میثاق مدینہ سے امن کا قیام ہوا

(ii) اسلامی ریاست کی بنیاد ڈال دی گئی۔

(iii) مدینہ کو حرم اور دار الخلافہ تسلیم کر لیا گیا۔

(iv) مدینہ کا مشترکہ دفاع قائم کر دیا گیا۔

(v) عدل و انصاف کے قیام کو یقینی بنایا گیا۔

(vi) معاشرے کے اندر باہمی وجود کو فروغ دیا گیا۔

(vii) مسلم حکومت کی منفرد حیثیت تسلیم کرلی گئی۔

(viii) حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اس ریاست کا بلا شرکت غیرے حکمران تسلیم کرلیا گیا۔

②

صلح حدیبیہ:-

صلح حدیبیہ کے مقام پر جو صلح نامہ لکھا گیا اس کی شرائط ظاہری طور پر مسلمانوں کے خلاف اور قریش مکہ کے حق میں تھیں لیکن بعد میں اس صلح کے نتائج حقیقت میں فتح مبین ثابت ہوئے۔ صلح حدیبیہ ایک تاریخ ساز فتح تھی۔ جو کہ ۶ ہجری میں ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی یہ سفارت کارانہ سرگرمی کامیاب ٹھہری جس کے دور رس اثرات درج ذیل ہیں۔

i. قریش نے امت مسلمہ کے وجود کو تسلیم کرلیا۔

ii. قبائل عرب کی مخالفت کا خاتمہ ہو گیا۔

iii. اشاعت اسلام میں تیزی آگئی۔

iv. فتوحات کا سلسلہ بڑھ گیا۔

v. جزیرۃ العرب میں امن و امان قائم ہو گیا۔

vi. بیرونی حکمرانوں کو دعوت اسلام دینا شروع کردی۔

vii. خالد بن ولید اور عمرو بن العاص نے اسلام قبول کرلیا۔

viii. مسلمانوں کی طاقت میں اضافہ ہو گیا۔

③

معاہدہ الوا:-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم غزوہ الوا کے سلسلے میں مدینہ سے تقریباً ۸۰ میل کے فاصلے پر واقع ودان

نامی مقام پر پہنچے۔ یہ واقعہ صفر ۲ ہجری میں پیش آیا۔ مدینہ کے جنوب مغرب میں واقع یہ مقام تجارتی قافلوں کی گزرگاہ کی حیثیت سے سب اہم تھا۔ یہاں قبیلہ بنو ضمرہ آباد تھا۔ جس کے سردار کا نام مخشی بن عمرو ضمری تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس قبیلے کے سردار کے ساتھ تحریری معاہدہ کیا۔

"یہ تحریر محمد رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جانب سے بنی ضمرہ بن بکر بن عبد کے لئے ہے۔ اس بات پر معاہدہ ہے کہ ان کے اموال اور ان کی جانیں محفوظ ہوں گی۔ اور ہر اس شخص کے خلاف اس کی مدد جائے گی جو ظلم سے ان پر ناحق ٹوٹ پڑے اور ان لوگوں پر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مدد کرنا واجب ہے۔ جب تک سمندر سیپ کو گیلا کرتا رہے (یعنی ہمیشہ کے لیے) البتہ دینی جنگ ان کی مدد سے مستثنیٰ رہے گی۔ اس بارے میں ان پر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذمہ داری ہے یہ لوگ مدد کا مستحق اس وقت تک رہیں گے جب تک یہ نیکی کرتے رہیں۔ اور بری باتوں سے بچے رہیں۔"

ان معاہدات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان قبائل سے برابری کی سطح پر مصالحت فرمائی۔ یعنی انہیں تحفظ کی ضمانت دینے کے بعد ان کو بھی امن دینے کا پابند فرمایا اور دوم یہ کہ ان معاہدات میں کسی پر مسلمان ہونے کی شرط نہیں رکھی۔

(4) معاہدہ فدک:-

غزوہ خیبر کے دوران حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی محیصہ بن مسعود کو اہل فدک کے پاس بھیجا کہ انہیں اسلام کی دعوت دیں۔ یہ بھی یہودی تھے۔ انہوں نے اسلام تو قبول نہ کیا، البتہ مصالحت پر آمادہ ہوئے۔ اہل فدک کے سردار یوشع بن نون نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغام بھیجا کہ ہم کو صرف ہماری جانوں کی امان دے دی جائے۔ مال و اسباب سے سے ہم کو سروکار نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی یہ پیشکش قبول فرمائی اور اہل خیبر کی طرح نصف بٹائی پر صلح ہوگی۔ اور فدک کی زمین خالص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہوگی۔ کیونکہ مسلمانوں نے اس پر گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے تھے۔ یعنی بزور شمشیر فتح نہیں کیا تھا۔

(5) رؤسائے غطفان سے معاہدہ:-

غزوہ احزاب میں قریش کے ساتھ بنو غطفان بھی حملہ آور ہوئے تھے۔ جس سے مسلمانوں پر کافی دباؤ تھا۔ لہذا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احزابی لشکر میں سے عیینہ بن حصن فزاری اور حرث بن عوف مری کے پاس خفیہ پیغام بھیجا کہ اگر وہ دونوں اپنے اپنے دستوں کو لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے الجھے بغیر واپس چلے جائیں تو ان کو مدینہ کے پھلوں کا ایک تہائی حصہ دے دیا جائے گا۔ جس پر آمادہ دونوں راضی ہوگئے۔ اس معاہدے کی تکمیل سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس و خزرج کے سردار سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ سے مشورہ مانگا تو انہوں نے عرض کیا کہ اگر یہ آسمانی حکم ہے تو اسے پورا کیجئے اگر یہ آسمانی حکم نہیں ہے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواہش ہے تو بھی ہمارا سر تسلیم خم ہے۔ لیکن اگر

یہ صرف رائے اور مشورہ ہے گویا ان کے لیے ہمارے پاس صرف تلوار ہے یہ سن کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ تب اس (معاہدہ کی) تحریر کو پھاڑ دو۔ چنانچہ حضرت سعد نے تحریر پھاڑ دی اور عتبیہ اور حرث سے کہا جاؤ ہمارے اور تمہارے درمیان تلوار فیصلہ کرے گی۔

حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ معاہدہ مسلمانوں پر احزابی لشکروں کے دباؤ کی وجہ سے کرنا چاہتے تھے۔ مگر انصار کے عزم و حوصلہ کو دیکھ کر یہ کوشش چھوڑ دی اور اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کو منتشر کرکے اہل اسلام سے جنگ کی مصیبت کو ہٹا دیا اور امن و امان کو جنگ پر ترجیح دی اور اپنی حکمت عملی سے دشمنوں کو منتشر کر دیا۔

(6) معاہدہ نجران :-

آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اہل نجران سے 10 ہجری (11) میں معاہدہ فرمایا اور یہ تحریر فرمائی۔

نجران اور ان کے اطراف کے باشندوں کی جانیں، ان کا مذہب، ان کی زمین، ان کا مال ان کے حاضر و غائب، ان کے وفد، ان کے قاصد، ان کی مورتیں، اللہ کی امان اور اس کے رسول کی ضمانت میں ہیں۔ ان کی موجودہ حالت میں کوئی تغیر نہ کیا جائے گا۔ اور نہ ان کے حقوق میں سے کسی حق میں دست اندازی کی جائے گی اور نہ مورتیں بگاڑی جائیں گی۔ کوئی اسقف اپنی اسقفیت سے، کوئی راہب اپنی رہبانیت سے، کلیسہ کا کوئی منتظم اپنے عہدے سے نہ ہٹایا جائے گا۔ اور جو کچھ کم یا زیادہ ان کے قبضے میں ہے اسی طرح رہے گا۔ ان سے زمانہ جاہلیت کے کسی جرم یا خون کا بدلہ نہ لیا

جائے گا۔ نہ ان کو ظلم کرنے دیا جائے گا۔ اور نہ ان پر ظلم ہوگا۔ ان سے جو شخص سود کھائے گا۔ وہ میری ضمانت سے بری ہے۔"

جزیہ میں وہاں کی پوری آبادی پر مجموعی طور پر ایک ایک اوقیہ مالیت کے دو ہزار حلے (کپڑوں کے جوڑے) مقرر کیے گئے۔ ایک ہزار رجب میں ایک ہزار صفر میں۔ اس میں یہ سہولت رکھی کہ اگر وہ حلوں کی بجائے اسی مالیت کے گھوڑے، اونٹ یا نقدی دینا چاہیں تو وہ قبول کیا جائے گا۔ اس دستاویز اور تاریخی منشور کے ذریعے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلامی ریاست میں غیر مسلم باشندوں کے حقوق کے تحفظ، ان سے حسن سلوک، رواداری اور اعتدال پسندی کی تعلیم اور ہدایت جاری کیں۔ اور ان سے تعلقات کے رہنما اصول فراہم کیے۔

(7) معاہدہ ثقیف:-

کنانہ بن عبد یالیل کی قیادت میں بنو ثقیف 9 ہجری رمضان المبارک میں مدینہ آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں مسجد کے احاطہ میں ٹھہرایا اور اس بات پر مصالحت فرمائی کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔ اور اپنے اموال و املاک پر بدستور قابض رہیں اور یہ قید لگائی کہ وہ سود اور شراب سے اجتناب کریں گے کیونکہ یہ لوگ بلا کے سود خور تھے۔

(8) معاہدہ تبالہ و جرش:-

جرش طائف کے جنوب میں یمن کا ایک مقام تھا۔ اہل تبالہ و جرش نے بغیر جنگ اسلام قبول کیا

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اسی حالت پر برقرار رکھا۔ اور ان میں جو اہل کتاب غیر مسلم رہ گئے تھے ان کے ہر بالغ پر سالانہ ایک دینار جزیہ مقرر فرمایا اور یہ شرط لگائی کہ جب مسلمان ان کے ہاں جائیں گے تو وہ ان مسلمانوں کی ضیافت کیا کریں گے۔ ابوسفیان بن حرب کو جرش کا حاکم مقرر فرمایا۔

⑨ معاہدہ تیما:-

اہل تیما نے جب یہ سنا کہ اہل وادی القریٰ مغلوب ہو گئے ہیں تو انہوں نے بھی جزیہ پر صلح کر لی۔ وہ اپنے شہروں میں بدستور مقیم رہے اور زمینیں انہی کے قبضے میں رہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں مصالحت کا یہ نوشتہ عطا فرمایا۔

"یہ تحریر ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بنو عادیا کے لیے ان کے ذمہ ہے اور ان پر جزیہ ہے۔ ان پر نہ زیادتی ہوگی وہ نہ انہیں جلا وطن کیا جائے گا۔ رات معاون ہوگی اور دن پختگی بخشیں۔"

⑩ معاہدہ وادی القریٰ:-

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم خیبر سے فارغ ہو کر وادی القریٰ تشریف لے گئے۔ وہاں بھی یہود آباد تھے۔ اور عرب کی ایک جماعت بھی ان کے ساتھ شامل تھی۔ مسلمانوں کا لشکر جب وہاں پہنچا تو انہوں نے تیر برسانے شروع کیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی جنگ

کے لیے صحابہ کرام کی صف بندی فرمائی۔ جنگ سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے انکار کیا اور ان کا ایک فرد دعوت مبارزت دیتا ہوا آگے بڑھا اور قتل ہوا۔ اسی طرح باری باری ان کے گیارہ آدمی مارے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں بار بار دعوت اسلام دیتے رہے اور یہ سلسلہ شام تک چلتا رہا۔ اگلے دن انہوں نے ہتھیار ڈال دیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اراضی و نخلستان انہی کے پاس رہنے دیے اور ان کے ساتھ اہل خیبر جیسا معاملہ فرمایا۔

(11) معاہدہ خیبر:-

خیبر میں یہود آباد تھے۔ جو مسلمانوں کے ساتھ عداوت میں قریش سے کسی طرح بھی کم نہ تھے۔ اس خطرے کا سدباب کرنا ضروری تھا۔ لہٰذا قریش سے مطمئن ہونے کے بعد محرم 7 ہجری میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کا رخ فرمایا۔ یہاں کے باشندے کچھ عرصے تک آپ کے مقابلے پر جمے رہے اور مہینہ بھر ان کا محاصرہ جاری رہا۔ پھر انہوں نے اس شرط پر صلح کر لی کہ ان کے خون معاف کیے جائیں۔ اور ان کے اہل و عیال قید نہ کیے جائیں۔ وہ (خیبر) زمین سے جلا وطن ہو جائیں گے۔ وہ اس کے عوض سونا چاندی اور مال واسباب سب مسلمانوں کے لیے چھوڑ جائیں گے۔ سوائے ان کے جو ان کے جسموں پر ہے۔ اور یہ کہ وہ مسلمانوں سے کچھ نہیں چھپائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اور اگر تم لوگوں نے مجھ سے کچھ چھپایا تو پھر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بری الذمہ ہوں گے۔ یہودیوں نے یہ شرط منظور کر لی اور مصالحت ہو گئی"

اہل خیبر کی جلاوطنی عمل میں آ چکی تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ ہم بہترین مزارعین ہیں۔ اس

لیے ہمیں یہیں رہنے دیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان کی یہ درخواست قبول فرمائی اور ان سے پھلوں اور غلے کی نصف بٹائی پر معاہدہ فرمایا۔

(12) عیینہ بن حصن سے معاہدہ:-

ربیع الاول ۵ ہجری میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دومۃ الجندل کی طرف پیش قدمی فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اطلاع ملی تھی کہ شام کی سرحد کے قریب دومۃ الجندل کے مقام پر آباد قبائل آنے جانے والے قافلوں پر ڈاکے ڈال رہے ہیں اور وہاں سے گزرنے والی اشیاء لوٹ لیتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ انہوں نے مدینہ پر حملہ کرنے کے لیے ایک بڑی جمعیت فراہم کر لی ہے۔ ان اطلاعات کے پیش نظر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک ہزار مسلمانوں کے لشکر کے ساتھ کوچ فرمایا۔ اہل دومہ تو آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پہنچنے سے قبل ہی منتشر ہو گئے۔ واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قبیلہ فزارہ کے سردار عیینہ بن حصن سے معاہدہ فرمایا (اور اسے اجازت دی) کہ وہ تغلمین سے المراض تک اپنے مویشی چرائے۔

خلاصہ کلام:-

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قیام امن اور بعض اوقات فروغ امن کے لیے مختلف لوگوں سے معاہدات کیے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اعلان نبوت سے قبل بھی امن کے داعی اور امین کے لقب سے جانے جاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے امن کے حوالے سے اعلان نبوت کے بعد بھی کاوشیں جاری رکھیں

اور اس سلسلے میں جہاں تک ہو سکا امن کو اختیار [illegible] فرمایا۔ آپ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض اوقات جنگ سے قبل ہی امن کے معاہدات
کیے جیسا کہ میثاق مدینہ، صلح حدیبیہ وغیرہ۔ بعض اوقات جنگ کی حالت
میں بھی مصالحت کی پیشکش آنے پر کمزور شرائط پر بھی مصالحت
اور صلح و امن کو ترجیح دی۔ غزوہ خیبر میں دوران جنگ ہونے والا
معاہدہ اس کی مثال ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیے جانے والے
تمام معاہدات میں امن کا فروغ، جنگ کے ترک کرنے، جان و مال
اور عزت و آبرو کی حفاظت کرنے کی شقیں موجود ہیں۔

عصر حاضر میں ہمیں ان معاہدات سے بین المذاہب رواداری
بین المذاہب مکالمہ کا جواز، دوسروں کے جائز مطالبات کا احترام،
اقلیتوں کی مذہبی آزادی کے تحفظ، سیاسی وحدت کا تصور، غیر مسلموں سے
دفاع ریاست میں اعانت اور باہمی سفارتی تعلقات کے جواز جیسے
اہم ریاستی امور میں رہنمائی میسر آتی ہے۔ جو کہ عصر حاضر میں کسی بھی
ریاست کی کامیاب خارجہ پالیسی کا جزو لاینفک ہیں۔ آج جب کہ دنیا
عالمی جنگ [illegible] کی طرف بڑھ رہی ہے۔ ان معاہدات سے رہنمائی لے کر ہم
دنیا کو امن کا گہوارہ بنا سکتے ہیں۔

---

content is good and well composed
over all satisfactory
reduce the detail and reduce the answer on 9th side
max 13/20
good work
make chart of all agreements after intro